رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

فہرست مضامین

مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد | ۹ر اگست سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | مطابق ۱۱۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۷ | نمبر ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ عزیز عبد المنان کی صحت ترقی کر رہی ہے۔

قریباً ۲ ماہ حال سے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ ڈیڑھ ماہ کی موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔

عنقریب انشاء اللہ ایک وفد تبلیغی دورہ پر جانیوالا ہے۔

جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر جو تبلیغ احمدیت کے لئے ولایت تشریف لیگئے ہیں انکی اہلیہ صاحبہ بچہ کے پیدا ہونے پر انکے بعد سخت علیل ہو گئی تھیں۔ لیکن اب پہلے کی نسبت آرام ہے احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس مجاہد فی سبیل اللہ کی اہلیہ صاحبہ کو کلی صحت بخشے ٭

اَلْمَوْعِظَۃُ الْحَسَنَۃ

تکبّر سے بچو

اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا۔ اور اسپر رحم کرتا ہے۔ اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے۔ تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے۔ اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مؤمن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو۔ بلکہ انکسار۔ عاجزی۔ فروتنی اس میں پائی جاوے۔ اور یہ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ انمیں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پُوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ) یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں۔ جو ہر وقت گرد و پیش حاضر

رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کبھی انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو۔ تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا۔ اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آگئی۔

دوسرے۔ بیمار کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں۔ اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں۔ مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لیگا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا۔ کہ تم بڑے برگزیدہ ہو۔ اور میں تم سے بہت خوش ہوں۔ کیونکہ میں بہت بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پلایا میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا۔ جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ تب وہ فرمائیگا کہ میرے فلاں فلاں بندے ویسے تھے۔ تم نے ان کی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے ایسا کیا۔ اس پر فرمائیگا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا۔ وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۵ء — حضرت مسیح موعودؑ

اخبار احمدیہ

بنگال میں تبلیغ

مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی موضع تلیشہ ضلع باندا میں مصروف تبلیغ ہیں۔ اور دو آدمی اس جگہ آپ کے ذریعہ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ نے وہاں بنگالی زبان کا اشتہار بعنوان "امام مہدی" تقسیم کیا۔ بعض انگریزی خوان ہندوؤں میں بذریعہ انگریزی کتب کے سلسلہ تبلیغ جاری ہے۔

کوائف بمبئی

جناب حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ بمبئی کے ایک اور مکتوب سے ہمارے لنڈن جانیوالے مبلغوں کے ورود بمبئی کی کیفیت یوں معلوم ہوئی ہے۔ کہ ۷ر جولائی کی شام کو جب جناب چودہری صاحب اور جناب ماسٹر عبد الرحیم صاحب بمبئی پہونچے۔ تو احباب بمبئی نے ان کا نہایت خلوص سے خیر مقدم کیا۔ حکیم صاحب نے مرزا داؤد شیرازی اور مسٹر ڈیوڈ وغیرہ سے ملاقات کرائی۔ مرزا داؤد نے لنڈن کے ایک اسرائیلی کا پتہ لکھ کر دیا کہ وہ ان دنوں حق کی تلاش میں ہے۔

مدراس میں تبلیغ

شیخ محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ۲۳ر جولائی کو ان کی ایک نوجوان محمد ابو بکر صاحب سے گفتگو ہوئی وہ غیر مبائع تھے۔ اب انہوں نے بیعت کر لی ہے۔ خدا استقامت دے۔

ڈاکٹری میں داخل ہونے کے لئے اعلان

وہ احمدی طلباء جو میڈیکل کالج یا سکول میں داخل ہونا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی اپنی درخواستیں معہ سارٹیفکیٹوں کے ۲۵ر اگست ۱۹۱۹ء تک دفتر ناظر امور عامہ میں بھیجدیں نیز داخل ہونیوالے احباب کو چاہیئے۔ کہ کالج کے ۳۰ر کے ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوالیں۔ میڈیکل کالج میں داخل ہونے کی درخواستیں لاہور میں ۱۰ر ستمبر سے پہلے پہنچنی چاہئیں۔ اور میڈیکل سکول میں داخل ہونے کے لئے درخواستیں لاہور میں ۱۰ر ستمبر سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ داخل ہونیوالے طلباء ۲۵ر اگست تک اپنی اپنی درخواستیں معہ تمام سرٹیفکیٹوں کے جن کا ذکر پراسپکٹس میں ہے تکمیل کر کے دفتر امور عامہ میں بھیجدیں تا یہاں سے وقت پر لاہور بھیجی جا سکیں۔

مرزا بشیر احمد۔ ناظر امور عامہ قادیان

تعلیمی امتحانوں میں کامیاب ہونیوالے احمدی

بی۔ اے وغیرہ میں پاس ہونیوالے ان احمدیوں کی فہرست جن کا ہمیں علم تھا۔ پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب چند اسماء اور معلوم ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

ملک بشیر احمد صاحب اور عبد اللطیف صاحب اور مولوی عبد القیوم صاحب بی۔ اے ہیں۔ قاضی محمد شفیق صاحب ایم۔ اے اور ایل ایل بی کے سال اول میں۔ ایف۔ اے میں نثار احمد صاحب حکیم انوار حسین صاحب بی گڑھ زبدۃ الحکماء میں کامیاب ہوئے۔

اعلان نکاح

فیض احمد پسر چودہری غلام محمد صاحب سکنہ بوہلہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح مسماۃ رسول بی بی بنت چودہری مولا بخش صاحب چک نمبر ۳۵ سرگودہا سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بتاریخ ۲۵ر جولائی ۱۹ء [illegible] پڑھا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بابرکت فرماوے

نماز جنازہ

شیخ رحیم بخش صاحب احمدی تاجر کتب امرتسر کی اہلیہ مسماۃ مقبول بیگم جو عرصہ چار ماہ سے بیمار تھیں ۴ر اگست کو دار الامان میں فوت ہوئیں۔ مرحومہ نے اپنی جائداد کے [illegible] حصہ کی وصیت بحق بہشتی مقبرہ کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ آمین

نیز حافظ سعادت علی صاحب شاہجہانپوری کے والد حاجی امام بخش صاحب جو پرانے احمدی تھے ۲۷ر جولائی کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۹ - اگست ۱۹۱۹ء

ولائت سے ایک تازہ خوشخبری

ایک ہندو بیرسٹر کا قبول اسلام

برادران! السلام علیکم۔
خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ احمدیت اسوقت بڑے زور و شور سے یورپ میں پھیل رہی ہے۔ اور اسلام کی روشنی کرزمین اس روحانی طور پر تاریک قطعہ کو منور کر رہی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو وہ دن دُور نہیں کہ اس ایک ہزار سالہ مسیحی قلعہ میں خدا تعالیٰ کی توحید کے نعرے لگائے جاویں۔ اور ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی حق کو قبول کرکے ہم میں آملیں۔ مکرمی مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب اس کام میں کوشاں ہیں۔ اور خدا تعالےٰ انکے کاموں میں برکت دے رہا ہے۔ چونکہ ان بھائیوں کا واپس آنا ضروری تہا۔ خصوصاً قاضی عبداللہ صاحب کا۔ اس لئے چوہدری فتح محمد صاحب اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب کو ان کی جگہ پر کام کرنے کیلئے بھیجدیا گیا ہے۔ جو امید ہے کہ دو چار دن میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے انگلستان پہونچ بھی جاوینگے۔ اللہ تعالےٰ ان برادران کے کاموں میں بھی برکت دے۔ اور اسلام کو مضبوطی سے اس ملک میں قائم کرے۔ ہمارے مبلغ جو کام کر رہے ہیں یا کرینگے۔ وہ تو ہمارے لئے باعث مسرت ہے ہی۔ مگر آج میں آپ لوگوں کو ایک ایسی خوشخبری کی خبر پہنچاتا ہوں۔ جو میرے لئے بہت ہی باعث مسرت ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک غیر مسلم کے دل کو پھیر کر اس سے ایک عظیم الشان کام لیا ہے یہ غیر مسلم بھائی خود بھی مسلمان ہوتا ہے۔ اور چالیس کے قریب اور یورپین بھی اسکی وساطت سے حق کو قبول کرتے ہیں۔ اس نو مسلم بھائی کا خط ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ احباب کو معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ تبلیغ احمدیت کے لئے کس طرح خود سامان کر رہا ہے یہ بھائی ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ اور ان کا اصل نام ساگر چند ہے۔ انگلستان بغرض حصول تعلیم بیرسٹری گئے تھے۔ اور اسوقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرسٹر ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عرصہ سے انکے دل میں اسلام کی محبت ڈال رکھی تھی۔ اور دل سے تو وہ ایک عرصہ سے مسلمان ہی تھے۔ مگر اظہار اسلام کا موقعہ ان کو اب تک نہیں ملا تھا۔ اب بیرسٹر ہونے کے بعد وہ نہ صرف اپنے اسلام کا علی الاعلان اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے ساتھ اور بہت سی رُوحوں کو بھی اس مقدس مذہب میں داخل کرتے ہیں۔ انکے دل میں اسلام اور احمدیت کی محبت اور مجھ سے اخلاص ایسا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کئی پرانے احمدیوں سے بھی ترقی لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے جوش کو قائم رکھے۔ اور ہر ایک تزلزل سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ ابتداء وہی اچھی ہوتی ہے جس کی انتہا اچھی ہو۔ ان کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پہلے ارادہ قیام یورپ کو ترک کرکے واپس ہندوستان آرہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو بہت جلد قادیان پہونچ جاوینگے۔ مجھے ان کے اندر ایک کام کرنیوالی روح نظر آرہی ہے۔ خدا تعالےٰ انہیں اسلام کے لئے مفید اور کار آمد وجود بنائے آمین۔ میں امید کرتا ہوں کہ انکی مثال سے فائدہ اُٹھا کر دوسرے ہندو بھائی بھی اپنے آپ کو اس صداقت سے محروم نہ رکھینگے۔ جس کے بغیر کوئی حقیقی راحت حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور غیر احمدی بھائی بھی وقت کو پہچانینگے۔ اور خدا تعالےٰ کے اس مامور کی شناخت سے محروم نہ رہینگے۔ جسکو اسلام کی ترقی کیلئے اللہ تعالیٰ نے اسوقت مبعوث فرمایا ہے اور جسکے ذریعہ سے اسلام ترقی کر رہا ہے۔

خاکسار **میرزا محمود احمد** خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

جناب حضرت صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سمندر کے کنارے سولہ دن بسر کرنے کے بعد میں آج آخر لندن کو واپس آگیا۔ میں یہ بات نہایت خوشی سے کہہ سکتا ہوں کہ وہاں چالیس کے قریب انگریز مرد۔ عورتیں حضرت احمدؑ پر ایمان لائیں۔ خدا نے میرے دل میں اسلام کی خدمت کا اسقدر جوش ڈالا کہ جو الفاظ میرے منہ سے نکلے وہ ان کے دلوں تک پہونچے۔ آج ایک پرچہ بنام

Hastings & St: Leonard's Observer.

بھیجتا ہوں۔ اسمیں جناب پہلے صفحہ پر میرے ایک لیکچر کا نوٹس دیکھیں گے۔ جو خواب۔ الہام اور کشف کے مضمون پر تھا۔ اور چونکہ جناب کے اسی مضمون پر لیکچر سے اخذ کیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے وہ بہت کامیاب ہوا۔ بندہ نے ایک بھی موقع لوگوں کے دلوں پر اسلام کی خوبیوں اور حضرت احمدؑ کی نبوت نقش کرنے کا ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اب ہیسٹنگز میں بہت سے انگریز صبح شام قرآن شریف اور حضرت احمدؑ کے ورکس کا مطالعہ کرنے لگے ہیں۔ اور وہاں چاروں طرف قادیان کے نبی کا چرچا ہو رہا ہے۔ میں اب قاضی عبداللہ کو ہیسٹنگز بھیج رہا ہوں۔ تاکہ وہ وہاں جو میں کھیت تیار کر آیا ہوں جاکر فصل بوئے۔ اور ہیسٹنگز کو احمدیہ تعلیم کا ایک اور مرکز بنادے +

بندہ اسبات کا اقرار کرتا ہے کہ آجکل کے زمانہ میں اب سوائے احمدیہ اسلام کے اور کسی مذہب میں جان نہیں رہی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح معجزے دکھایا کرتا ہے۔ لیکن حضرت احمدؑ کی بدولت میں تو ہر روز معجزے دیکھتا ہوں۔ جیقدر دُعائیں سچے دل سے کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ رحم کرکے قبول کرلیتا ہے تاکہ لوگوں کو دکھلائے کہ اگر تم احمدؑ کو مانو گے۔ تو میرے

پیارے بنو گے۔ اور میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا ۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ جناب اس خط کو الفضل میں شائع کرا دیں تاکہ اس کو پڑھ کر اور اسلام کو انگلستان میں پھیلتا پھولتا دیکھ کر اسلام سے پیار کرنے والوں کے دل خوش ہوں۔ اور اسلام کے دشمنوں کا کلیجہ جلے۔ اب چونکہ میں بیرسٹر بن گیا۔ اور اپنے خیالات کا مالک ہوں۔ میں اپنے تمام اہل ملک کو بتانا چاہتا ہوں کہ آسمان کے نیچے اب سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب لوگوں کو دنیا کی ابتلاؤں۔ مصیبتوں اور تباہیوں سے نہیں بچا سکتا۔ پس جو شخص امن اور سلامتی کی زندگی بسر کرنا چاہے۔ اسکو چاہیئے۔ کہ اس کشتیٔ نوح (اسلام) میں بیٹھے۔ اور حضرت احمدؑ کے جھنڈے کے نیچے پناہ لے۔ میرا فرض تو لوگوں کو مسیح وقت کے پیغام سے آگاہ کرنا ہے۔ آگے لوگ سنیں نہ سنیں ان کا کام ۔

میں نے ہیسٹنگز کے لوگوں کو درد بھری آواز سے کہا۔ اے میرے بھائیو اور بہنو! مسیح وقت دنیا میں آگیا۔ وہ نبی جس کو دیکھنے کے واسطے بڑے بڑے ولی، اور سنت اور متقی لوگ تڑپتے مر گئے۔ وہ آخر دنیا میں آگیا۔ فرض کرو کہ یہ نبی ہی وہ مسیح تھا جس کی تم راہ دیکھتے ہو۔ اور فرض کرو کہ غلطی اور نادانی سے تم اس کو قبول کرنے سے انکار کردو۔ آہ! تو کیا آنے والی نسلیں اسی طرح تم پر نگاہ نہیں ڈالینگی جس طرح تم اُن یہودیوں پر رحم کی نگاہیں کرتے ہو جنہوں نے گنہگاری سے اندھے ہو کر یسوع مسیح کو صلیب پر چڑھا دیا ۔

پیارے بھائیو اور بہنو! اب تم احمدؑ کو قبول کرنے کے لئے اس وقت کا انتظار مت کرو جبکہ اس کو قبول کرنا سارے یورپ میں فیشن بنجاویگا مبارک وہ لوگ ہیں۔ جو کہ بڑھ بڑھ کر مسیح وقت کا استقبال کرتے ہیں۔ فرض کرو۔ دوستو کہ تمہارے پاس بادشاہ سلامت کا ایک پیغام آئے کہ بادشاہ نے تمہیں ضیافت پر بلایا ہے۔ تو کون ہے تم سے جو اس دعوت کو خوشی سے قبول نہ کریگا۔ لیکن ایک خدا کا نبی تمہارے پاس دعوت کا پیغام لایا ہے، کیا تم غفلت سے اس کو نا قبول کر دو گے۔ خدا تمہیں ایسے گناہ عظیم سے بچائے ۔

بھائیو اور بہنو! جب تمہیں کوئی سائنس دان کوئی نئی تھیوری پیش کرتا ہے۔ تو تم یا تو اس کو مان لیتے ہو یا خود تجربہ کر کے دیکھ لیتے ہو۔ اب جو نسخہ تمہیں خدا پانے کا احمدؑ نے بتایا اس کو بھی آزما کر دیکھو۔ اگر آزمانے کے بعد وہ غلط نکلا۔ تو تمہارا کچھ بگڑ نہیں جاتا۔ لیکن اگر اس سے تمہیں خدا مل گیا۔ تو اس دنیا میں ہی تم جنت کو پا لو گے۔

میں نے لیکچر کے بعد جو کہ ڈیڑھ گھنٹہ تک رہا لوگوں کو کہا کہ دوستو! اب تمہارے چائے کا وقت ہے اب ہم اس جلسہ کو ختم کرتے ہیں۔ لیکن لوگوں نے کہا کہ چائے تو ہم ہر روز ہی پیتے ہیں۔ لیکن احمدؑ کا ذکر کرنے لوگ یہاں ہر روز نہیں آتے۔ پس تم ہم سے احمدؑ کا ہی ذکر کئے جاؤ۔ پس میں پھر آدھ گھنٹہ تک بولتا رہا۔ تب بھی لوگ جمے بیٹھے رہے۔ اور چلے جانے سے انکار کیا۔ تب میں نے ریویو آف ریلیجنز اور مختلف احمدیہ پمفلٹ لوگوں میں تقسیم کئے۔ جن کو حاضرین نے بڑی خوشی سے قبول کیا ۔

اور بھی بہت سے موقعوں پر میں نے وہاں مسیح وقت کا ذکر کیا۔ اور لوگوں پر اثر بہت گہرا پڑا۔

How prayer may be excepted.

پرسوں میں نے ایک لیکچر دیا۔ جو کہ جناب کے اسی مضمون کے لیکچر سے اخذ کیا گیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اس کے شورٹ ہینڈ نوٹ لئے۔ اور اس کا چرچا چاروں طرف ہیسٹنگز میں ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگوں نے لنڈن میں احمدیہ جماعت کے مرکز کا پتہ پوچھا۔ جو کہ میں نے ان کو بتا دیا اور ان سب نے مجھے کہا کہ وہ جب لنڈن جائینگے وہاں احمدیہ جلسوں اور نمازوں میں ضرور شریک ہونگے۔ دراصل یہ جو کچھ کام میں ہیسٹنگز میں کر آیا ہوں۔ یہ کچھ اپنی طاقت سے نہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کر آیا ہوں۔ جب چند ماہ ہوئے میں مصیبت کے پنجہ میں گرفتار تھا۔ تب میں نے رو رو کر جو دعائیں کی تھیں کہ مجھے احمدیہ جماعت کی خدمت کا موقع ملے۔ وہ آج پوری ہو رہی ہیں۔ اور نہ صرف اللہ تعالےٰ مجھے خدمت کا ہی موقع دے رہا ہے۔ بلکہ ساتھ ساتھ میری کامیابی کے سامان بھی مہیا کر رہا ہے۔

اب میرا ارادہ ہے کہ اگلے چار مہینے انگلستان میں احمدیہ تبلیغ میں خرچ کروں۔ اور بعد ازاں ہندوستان آکر چاروں طرف مسلمانوں کو مسیح وقت کا پیغام سناؤں جناب کے پیارے الفاظ میں جگہ جگہ جا کر مسلمانوں کو کہوں کہ بھائیو۔ تم اب جو غفلت کی نیند میں پڑے پڑے مسلمانوں کی گرتی ہوئی طاقت پر آہیں بھر رہے اور آنسو بہا رہے ہو۔ ان سے کیا فائدہ ہو گا۔ اب تمہارا کام تو مسیح وقت جو حکم تمہارے اللہ کا لایا ہے۔ اُسکا بجا لانا ہے تاکہ وہ خوب تم پر برکتیں کرے۔ اور پھر تم پہلے کی طرح پھلو پھولو

اب جہاد وغیرہ کے خیالات سے کام نہیں چلیگا اب تو خدا نے ہم کو حکم دیا ہے۔ کہ دنیا کو اسلام کی خوبیاں دکھا کر ان کے دلوں کو تسخیر کریں۔ اب جو اللہ اسلام کی پرانی بودی عمارت کو گرا رہا ہے۔ اس کی بابت رونے پیٹنے کی بجائے ہمارا فرض ہے۔ کہ حضرت احمدؑ کے ذریعہ جس نئی عمارت کی بنیاد ہمارے لئے اللہ نے رکھی ہے۔ ہم اس کی تعمیر میں احمدیہ جماعت کا ہاتھ بٹائیں وہ عمارت جسمیں اسلام بلکہ سارا جہاں پناہ لیگا۔ اور جس کی بنیاد حضرت احمدؑ نے رکھی ہے وہ نہایت عظیم ہے۔ لیکن کام کرنے والے کل پانچ لاکھ احمدی ہیں۔ سچے مسلمانوں کا فرض یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے اول معتقد لوگوں کی مانند بڑھ بڑھ کر اپنے تئیں اللہ کے کام کرنے کے لئے پیش کریں تاکہ ان کو دونوں جہان میں عزت کی جگہ ملے اور انپر اللہ کی وہ تمام برکتیں ہوں جو کہ خدا کے بھیجے ہوئے نبیوں پر یقین لانیوالوں پر ہوا کرتی ہیں اور جنکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں کیا ہے۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ جناب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ میری زندگی کو اسلام کے لئے مفید ثابت کرے آمین ۔

آپ کا خادم ۔ ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء

لنڈن۔ ۱۲ر کرومویل روڈ

مسٹر ساگر چند کا قبول اسلام

مسٹر ساگر چند صاحب کے قبول اسلام کی خبر فاروق میں شائع ہوئی - تو آریہ اخبارات "آریہ گزٹ" اور "پرکاش" آپے سے باہر ہو گئے - چنانچہ آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ اگر مسٹر موصوف کے احمدی ہونے کی خبر ایسی ہی ہے

"جیسی عموماً بڑے بڑے لارڈ انگریزوں کے مسلمان ہونے کی ہوتی ہے - تب تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ ہمارے قادیانی و لاہوری احمدی اخبارات اس قسم کی خبریں شائع کر کے اپنے دل خوش کر لیا کرتے ہیں اگرچہ لاہوری اور قادیانی ایک دوسرے کی خبروں کی تردید کر کے خود ہی اصلیت ظاہر کر دیتے"

اور پھر لکھا ہے کہ :-

"اگر حقیقتاً مسٹر ساگر چند چاہے کسی بھی غرض سے احمدی بنے ہیں - تو کم افسوسناک حادثہ نہیں ہے "

(آریہ گزٹ ۳۱ جولائی ۱۹۱۹ء)

اس کا اصل جواب تو مسٹر موصوف کا خط ہی ہے جو اسی پرچے میں تیسرے صفحہ پر درج ہے - وہ خط خود بتائے گا - کہ آیا اس خبر میں حقیقت ہے یا نہیں؟ دوسرے آریہ گزٹ لکھتا ہے - کہ لارڈ انگریزوں کے مسلمان ہونے کی خبریں شائع کر کے خوش ہو لیا کرتے ہیں - جسکے معنے یہ ہیں کہ گویا "قادیانی اخبارات" جھوٹی خبریں شائع کرتے ہیں - اسکے جواب میں ہم اب پھر اپنے اسی اعلان کو دہراتے ہیں - جو ہماری طرف سے متعدد بار منکرین کے سامنے دہرایا جا چکا ہے - کہ ہم جن انگریزوں کے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں - ان کی دستخطی تحریریں ہمارے پاس موجود ہیں - ان کو دیکھا جا سکتا ہے - اور پھر ولایت میں ہمارے مبلغین کے ذریعہ ان لوگوں سے ملکر اسبات کی تحقیق کیجا سکتی ہے - مگر آج تک ہمارے اس اعلان کے جواب میں ہمارے کسی مخالف کو اسبات کی جرأت نہیں ہوئی کہ اس کی تردید کر دکھاتا - الزام لگانا آسان ہے - مگر اس کا ثبوت بہت مشکل - کیا آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ثبوت دیگا - کہ ہم نے کسی انگریز کے مسلمان ہونے کی خبر افتراءً شائع کی تو اور پھر ہمارے مخالفوں نے اس کا جھوٹ ظاہر کر دیا - زیادہ نہیں دو چار مثالیں ہی براہ مہربانی پیش کیجئے - ورنہ اپنی افترا پردازی پر کم از کم شرمائیے - باقی رہا لاہوری اخبار - اسکے افعال و تحریرات کے ہم ذمہ دار نہیں - اس کا فرض ہے - کہ وہ خود جواب دے -

آریہ گزٹ نے مسٹر ساگر چند صاحب کی نیت پر بھی حملہ کیا ہے - اس کا بھی اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں - مذہبی لوگوں کے لئے یہ بات نہایت قابل شرم ہے - کہ بدیہات کے بغیر اور بغیر کھلے ثبوت کے کسی کی نیت پر حملہ کریں - اسی طرح آریہ اخبار پرکاش نے بھی اپنے ۳ - اگست کے پرچہ میں لکھا ہے کہ مسٹر ساگر چند کے جو مضامین مختلف اخباروں میں ہماری نظر سے گذرے ہیں وہ ان کے لامذہب ہونے کا پہلے ہی پتہ دیتے تھے - ہم اپنے احمدی دوستوں کو بتلانا چاہتے ہیں کہ ان کی خوشی دیرپا ثابت نہ ہوگی "

اگر مسٹر ساگر چند کے مضامین ایسے ہی ہوتے تھے جن سے ان کا لامذہب .... ہونا ثابت ہوتا تھا تو یہ ان کے لئے شرم کی بات نہیں کیونکہ اس سے پتہ لگتا ہے کہ پہلے وہ جس مذہب سے تعلق رکھتے تھے - وہ ان کی روحانی تسلی کا موجب نہ تھا - اور اب جس مذہب میں ان کی روح نے اطمینان پایا - اسی کو قبول کر لیا -

"پرکاش" ! ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ یہ خوشی دیرپا نہیں - ہم کہتے ہیں - اس کا علم اللہ تعالے کو ہے ایک شخص آگ میں گر رہا تھا - وہ اس سے بچ گیا - ہم خوش ہیں - اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو اس کا معاملہ اللہ تعالے کے ساتھ ہو گا -

---

احمدی جماعت میں جھگڑے

اس عنوان سے آریہ گزٹ نے اپنی اسی اشاعت میں ایک نوٹ پیغام صلح کے اس مضمون کی بناء پر جو تشحیذ کے مضمون کی وجہ سے اسنے لکھا - شائع کیا ہے - مگر ہم کہتے ہیں کہ جب تشحیذ نے اس نوٹ کی اصلاح شائع کر دی - پھر اس پر اعتراض کرنا حد درجہ کی غلطی اور نامعقولیت ہے - آریہ گزٹ کے ایڈیٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پیغام کے محولہ نوٹ کا جواب الفضل کی اشاعت ۲۶ جولائی میں مفصل شائع ہو چکا ہے - پرچہ اٹھا کر غور سے اسے پڑھ لیجئے

ہر چہ گیرد علتی علت شود

یہ عنوان ہے پیغام کے ایک نوٹ کا جو اسکی اشاعت ۲۳ - ۲۲ میں الفضل کے یکم جولائی کے اس مضمون کے جواب میں شائع ہوا ہے جسمیں مولوی محمد علی کے رسالہ "شناخت مامورین" کی ذیل کی عبارت پر اظہار نفرت کیا گیا تھا - جو انہوں نے حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کی تھی - کہ :-

"میں اپنے الہامات کو قرآن اور حدیث پر عرض کرتا ہوں - اور اگر الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے خلاف پاؤں تو کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں"

الفضل نے لکھا تھا کہ اس عبارت کا حوالہ دیا جائے کہ حضرت مسیح موعود نے کہاں لکھا ہے - مگر اس کا ثبوت ان کے پاس ایک ذرہ برابر نہیں - کیونکہ حضرت اقدس نے کہیں بھی ایسا نہیں لکھا - بلکہ جہاں لکھا ہے - اسکے خلاف ہی لکھا ہے

مولوی محمد علی کا یہ حوالہ مزید ثبوت ہے اس امر کا کہ مولوی محمد علی اور ان کے رفقاء جعلی حوالہ بنا کر حضرت اقدس کی طرف منسوب کرتے ہیں - اور جب ثبوت طلب کیا جاتا ہے - تو خاموش ہو جاتے ہیں - پیغام نے اس مضمون کے جواب میں اپنے مذکورہ بالا پرچہ میں لکھا ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہو سکتی ہے - ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ کاتب کی غلطی ہے - تو مولوی محمد علی صاحب کا فرض ہے کہ اس کا اعلان کریں کہ یہ سہو کاتب ہے - کیونکہ یہ ان کی کتاب ہے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کتاب وہ شائع کریں - اور اس میں حضرت کی طرف افتراءً ایک بات منسوب کر دیں - اور جب اس افترا کو پکڑا جائے تو دوسرا کہدے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے اور وہ زندہ موجود ہونے کے باوجود خاموشی اختیار کئے بیٹھے رہیں - اس کے تو صاف معنے یہ ہیں کہ مولوی صاحب اپنی غلطی کا اعتراف کرنا نہیں چاہتے - بلکہ ان کا اعتقاد وہی ہے جو انہوں نے ظاہر کیا - پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی

ہے ہی نہیں۔ اس رسالہ کا اصل مسودہ مولوی محمد علی صاحب کے پاس ہوگا۔ اسمیں دیکھا جائے۔ کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ پھر اس کی نقل جو خط کی صورت میں لاچی علاقہ کوہاٹ میں بھیجی گئی۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی مصدقہ اور جابجا اصلاح کردہ ہے۔ اس میں اسی طرح لکھا ہے جس طرح چھپ کر رسالہ میں شائع ہوا۔ پس یہ کہنا غلط ہے کہ یہ سہو کاتب ہے۔ علاوہ ازیں کاتب ایک آدھ لفظ غلط لکھ سکتا ہے۔ مطالب کاتب نہیں داخل کر دیا کرتا۔ سیاق و سباق عبارت کو پڑھو۔ پھر تمہیں پتہ لگیگا۔ کہ آیا یہ کاتب کی غلطی ہے یا محمد علی صاحب نے مسیح موعود کی ذات پر جھوٹ بولا ہے۔

تم کہتے ہو کہ مسیح موعود کے الہام تاویل طلب ہیں اسلئے تمہارے نزدیک خلاف شریعت ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی بعض آیات بھی تاویل طلب ہیں۔ ان کے بھی خدا کا کلام ہونے سے انکار کردو۔ نعوذ باللہ من ذالک ✢

مالابار کے متعلق پیام کی غلط بیانیوں کی تردید

ایڈیٹر پیام صلح نے مولوی کنجی مالاباری کے خطوط شائع کرتے ہوئے اپنی تمہیدی عبارت میں لکھا ہے کہ "مولوی غلام رسول (یعنے خاکسار راقم) صاحب کے ساتھ حکیم صاحب نے جس کامیابی کے ساتھ بحث و مناظرات کئے۔ اور اپنا حق پر ہونا ثابت کیا۔ وہ ان اخلاق اور اعمال سے ظاہر ہے۔ جو مریدین میاں صاحب کا ہمیشہ سے آخری حربہ رہا ہے۔

(۱) حکام کے پاس جانا اور جھوٹی رپورٹوں کے ذریعہ سے فریق مقابل کو پکڑوانے کی کوشش کرنا میاں صاحب کا آخری ہتھیار ہے۔ اور اس ہتھیار کو انہوں نے مالابار میں بھی استعمال کرنے سے دریغ نہیں کیا"

ایڈیٹر پیام نے اس عبارت میں بتایا ہے کہ حکیم مرہم عیسے صاحب نے میرے ساتھ بحث و مناظرات کئے اور کامیابی سے کئے۔ کاش! ایڈیٹر پیام پہلے حکیم مرہم عیسٰے سے اتنا تو پوچھ لیتا کہ وہ بحث و مناظرات کہاں ہوئے۔ اور کس مجلس میں ہوئے۔ حکیم مرہم عیسٰی صاحب نے تو ہمیں کئی بار کہا کہ یہاں کسی مسئلہ پر بحث و مناظرہ کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ لوگ اُردو نہیں جانتے اور ہم مالاباری نہیں جانتے۔ اور مولوی کنجی احمد صاحب سے جب وہ عربی میں لسان تکلم کو حرکت دیتے۔ تو اکثر ایسا ہوتا کہ حکیم صاحب کو اس مرحلہ میں ہی بہت سے مشکلات پیش آتے۔ حتیٰ کہ معمولی اور آسان فقرات کو بھی وہ صحیح طور پر استعمال نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک دفعہ میری موجودگی میں انہوں نے کچھ الفاظ کہے لیکن خود ہی محسوس کر کے کہ ان الفاظ سے میں اپنا مطلب اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکا۔ اس کے بعد مخاطب کو فرمانے لگے ۔ اَفَہِمْتُ ۔ آپ کا مطلب اس سے یہ تھا کہ کیا آپ نے سمجھ لیا۔ لیکن بوجہ ناواقفی عربی زبان کے بجائے صیغہ واحد مذکر مخاطب کے استعمال کرنے کے واحد متکلم کا صیغہ استعمال کیا۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا میں نے سمجھ لیا۔ اسی طرح ایک موقعہ پر باہر سے جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے مجھے عربی زبان میں یوں مخاطب فرمایا۔ مِنْ اَیْنَ یَجِیْئِیْ ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ آپ کہاں سے آتے ہیں۔ جسکے لئے یَجِیْئِیْ کی جگہ تَجِیْئِیْ چاہیئے تھا۔

الغرض حکیم مرہم عیسٰی کے کئی روز اسی طرح سے گذر گئے آخر مولوی کنجی احمد صاحب نے ہمیں کہا کہ میں تین مضامین پیش کرتا ہوں تم دونوں ان پر لکھو۔ پہلا مضمون تریاق القلوب کی تالیف کے متعلق کہ اس کی تاریخ تالیف و اشاعت کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ آیا حضرت مسیح موعود کو حضرت مسیح اسرائیلی پر جزوی فضیلت ہے یا کلی۔ تیسرا مضمون نبوت مسیح موعود۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جب میں ان تینوں مضامین کے متعلق مفصل لکھ کر اپنی تحریر سنانے کے لئے انکے پاس مسجد میں لایا تو آگے ایک سپاہی حکیم مرہم عیسٰی کی طلبی کے لئے وہاں کھڑا تھا۔ جس نے مرہم عیسٰے کو کہا کہ سب انسپکٹر صاحب آپ کو اسٹیشن پر بلاتے ہیں۔ مولوی کنجی احمد صاحب نے چالاکی سے ہمیں بھی انکے ساتھ بلا لیا کہ آپ دونوں فریق بلائے گئے ہیں۔ ہم نے کہا بہت اچھا ہم بھی چلتے ہیں۔ اس طرح مضمون اس موقعہ پر سنانے سے رہ گیا۔ اور ہم دونوں فریق مع دیگر بہت سے آدمیوں کے اسٹیشن پر پہونچے۔ وہاں اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر سب انسپکٹر صاحب بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے حکیم صاحب سے مخاطب ہو کر ان کا نام ان کا کام اور بعض دیگر اُمور کے متعلق دریافت فرمایا لیکن ہم سے کچھ بھی دریافت نہ کیا۔ چنانچہ مولوی کنجی احمد صاحب سے راستہ میں میں نے کہا بھی کہ سب انسپکٹر صاحب نے حکیم مرہم عیسٰی سے ہی باتیں دریافت کی ہیں ہم سے دریافت نہیں فرمایا۔ حالانکہ بقول آپ کے حکیم صاحب کی طرح ہم بھی بلائے گئے تھے۔ تو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ اس نے دونوں فریق کو ایک ہی سمجھ کر حکیم صاحب پر ہی کفایت کی۔ غرض میں نے اسپر کچھ زیادہ نہ کہا اور مکان پر چلا گیا۔ یہ ہے وہ بات جسکے متعلق مولوی کنجی احمد صاحب نے اپنی عربی تحریر میں ہماری نسبت اور مولوی محی الدین صاحب اور مولوی فخرالدین صاحب ملیباری کے متعلق ذکر کیا اور اسے بہتان عظیم اور افتراءِ اثیم قرار دیا۔ اور ایڈیٹر پیام نے اسے مبایعین کا آخری حربہ اور ہتھیار ظاہر کیا۔ جو محض افترا اور بہتان ہے۔ الغرض یہ دن گذرا۔ اور دوسرے دن پھر ہم مضامین سنانے کے لئے ان کے پاس مسجد میں گئے۔ لیکن دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مولوی کنجی احمد صاحب اور حکیم صاحب دونوں کسی گاؤں میں چلے گئے ہیں۔ ہم انتظار کر کے واپس مکان پر چلے آئے۔ پھر تیسرے دن گئے اور سنا کہ حکیم صاحب تو واپس گاؤں سے نہیں آئے۔ لیکن مولوی کنجی احمد صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ مولوی صاحب سے ملکر عرض کیا گیا کہ ہم مضامین سنانے کے لئے تین دن سے آپکی اس مسجد میں آتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ مضامین نہیں سُنے جاتے۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ مضامین والے کاغذ مجھے دیدیئے جائیں۔ میں پڑھ کر سمجھ لونگا۔ اسپر عرض کیا گیا کہ چونکہ یہ مضامین دوسرے لوگوں کو بھی سنانے ہیں اسلئے مجمع میں سنانے کے بعد انکو دیدیئے جائینگے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اگر تم مضامین مجھے پہلے نہیں دیتے۔ تو میں انکو سننا نہیں چاہتا۔ تب ایک شخص محمد نام نے جو تاجر ہے مجھے کہا کہ شام کیوقت آپ ان مضامین کو لے آئیں ہم سب لوگ سُنینگے۔ لیکن جب شام کیوقت مضامین کو لیکر گئے تو مولوی کنجی احمد صاحب نے اسقدر مخالفت کی اور شور مچایا

پیامی مفتریات

اور

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج

مولوی محمد علی صاحب نے جن کو پہلے خلافت سے انکار تھا اور بعد میں خلافت کے شوق سے اپنے آپ کو خلیفہ کہلوانا غنیمت سمجھتے ہیں ۔ اپریل ۱۹۱۹ء میں ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام "شناخت مامورین" تجویز کیا گیا ہے اُسکے صفحہ ۷ میں جماعت مبایعین کی نسبت مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں :-

"یہ عجیب بات ہے کہ میاں صاحب کے مُریدین فی الواقعہ میاں صاحب کو مامور من اللہ کے مقام پر مان بھی رہے ہیں ۔ حالانکہ میاں صاحب کو خود اب تک ایسا دعویٰ نہیں ہے"

اس عبارت میں مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مبایعین پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ حضرت ممدوح کے لئے بطور افتراء کے یہ عہدہ تجویز کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ ثانی مامور من اللہ ہیں ۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے کسی مُرید کا بھی یہ مذہب نہیں ہے ۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب نے اس جھوٹ کو شائع کرتے ہوئے لوگوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے یہ بھی دعوے کیا ہے کہ یہ کوئی بازاری افواہ نہیں ہے ۔ بلکہ فی الواقعہ میاں صاحب کے مُریدین آنجناب کو ایسا ہی مامور من اللہ مانتے ہیں جیسا کہ مولوی محمد علی نے اس رسالہ میں شائع کیا ہے اس لئے اس جھوٹ کی قلعی کھولنے کے لئے ان کو چیلنج دیا جاتا ہے ۔ کہ وہ اپنے اس افتراء کو ثابت کریں ۔ جو انہوں نے مُریدین حضرت خلیفہ ثانی کی نسبت شائع کیا ہے ۔

میں حیران ہوں کہ یہ لوگ کس جرأت کے ساتھ اپنی طرف سے جھوٹی باتیں بنا کر شائع کرنے کے عادی ہو گئے ہیں ۔ اس سے پہلے خواجہ کمال الدین صاحب (جو میرے محسن ہیں) نے بھی اسی قسم کا جھوٹا الزام حضرت میاں صاحب کی نسبت اپنے رسالہ "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب" صفحہ ۱۴ میں شائع کیا تھا کہ :-

"کہا جاتا ہے کہ ...... خود میاں صاحب بھی ایک نہایت عظیم الشان نبی ہیں ۔ اگر کمی ہے تو صرف عمر کی کمی ہے ۔ چالیس سال کے بعد آپ کو خلعت نبوت عطاء ہونیوالا ہے" حالانکہ حضرت میاں صاحب اور آپ کے مریدین ان تمام مفتریات سے بری اور پاک ہیں ۔ خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ "اندرونی اختلافات" میں حضرت میاں صاحب پر جو بہت سے الزامات لگائے تھے ۔ ان سے اپنا پیچھا اس طرح چھڑانے کی کوشش کی تھی کہ یہ باتیں میں نے دوسروں سے سنی ہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب نے مریدین حضرت میاں صاحب کی نسبت جو الزام لگایا ہے ۔ اس کو ایک واقعہ قرار دیا ہے ۔ اس لئے ان کا فرض ہے ۔ کہ اگر وہ وعید لعنۃ اللہ علے الکاذبین سے بچنا چاہتے ہیں تو اس الزام کو جماعت مبایعین کے متعلق واقعات سے ثابت کریں اور خواجہ صاحب کی طرح یہ بہانہ بنائیں کہ میں نے یہ باتیں دوسروں سے سُنی ہیں ۔

ہم جانتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو حضرت میاں صاحب کی عداوت کھا گئی ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی کی نسبت بڑے بڑے جھوٹ اور افترا شائع کئے ہیں ۔ چنانچہ یہی محمد علی صاحب ہیں ۔ جنھوں نے ظالمانہ طور پر ۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے اخبار پیغام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر قرار دیا تھا ۔ جس کا جواب حضور نے ۱۳ نومبر کے پرچہ اخبار الفضل میں لکھا ۔ پھر یہی محمد علی صاحب ہیں ۔ جنہوں نے النبوت فی الاسلام کے صفحہ ۲۱۷ میں حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کی جماعت کی طرف افتراء کے طور پر یہ عقیدہ منسوب کیا کہ یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے والوں کو لعنتی اور مردود خیال کرتے ہیں ۔ حالانکہ حضرت میاں صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان لانے کو اتنا ضروری قرار دیا ہے ۔ کہ شرائط بیعت میں اس کو داخل کر دیا ہے ۔ اور ہر ایک بیعت کنندہ یہی اقرار کرتا ہے مگر مولوی محمد علی صاحب نے خدا سے بیخوف ہو کر ایسا گندہ عقیدہ ہمارے متعلق اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں درج کر کے دنیا میں شائع کیا ہے ۔ جس پر ہم ہزار لعنت بھیجتے ہیں ۔ اگر ان کو خدا کا خوف ہوتا ۔ تو حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۷۔ ۲۲۵ و ۱۸۵ کو ہی پیش نظر رکھتے ۔ جنمیں حضرت خلیفہ ثانی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا بڑے زور سے بیان فرمایا ہے ۔ مگر چونکہ ان لوگوں کو حضرت میاں صاحب سے عداوت ہے ۔ اس لئے ہر ایک جھوٹ شائع کرنے کے لئے طیار رہتے ہیں ۔

خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ "اندرونی اختلافات سلسلہ" صفحہ ۱۴۰ کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع کا خلاف کرتے ہوئے دسمبر ۱۹۱۴ء میں جماعت مبایعین اور حضرت میاں صاحب کی نسبت یہ جھوٹ شائع کیا کہ "یہ کہا جاتا ہے کہ محمدؐ سے احمدؑ بڑھکر ہے" اور ایک مالابار سے ایک کذاب مرحوم عیسیٰ یہ جھوٹی رپورٹ احمد مالاباری سے لکھوا کر ہماری نسبت پیغام ۱۳ جون میں یہ نیا چھپواتا ہے کہ "یہ لوگ حضرت مسیح موعود اور مسیح معہود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں" ۔ یہ گناہ خواجہ صاحب کی گردن پر ہے ۔ جنھوں نے اپنے رسالہ اندرونی اختلافات سلسلہ میں افتراؤں کا ایک مجموعہ جمع کر دیا ۔ اور اس سے بعض ناواقف لوگوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے ۔ خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۶ میں تحریر کیا تھا کہ "مجھے خود میرے ملنے والوں نے کہا کہ میں نے اپنے مرشد کی تعلیم کے خلاف فریضہ حج ادا کیا ۔ کیونکہ قادیان میں آنا ہی ہمارے نزدیک کہا جاتا ہے کہ حج کے برابر ہے" اور آج مرحوم مالابار سے یہ تحریر لکھوا کر بھیجتا ہے کہ مالابار کے مریدین میاں صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ یہاں بڑا جلسہ قائم کیا جائیگا جو حج کے قائم مقام ہوگا حالانکہ یہ وہ باتیں ہیں جن کا جھوٹا ہونا ہر ایک مخالف و موافق جانتا ہے حضرت خلیفہ ثانی نے خود حج کیا ۔ آپکی جماعت کے لوگوں نے حج کیا اور حکم ہے کہ ہر ایک ذی استطاعت احمدی حج کرے ۔ لیکن مفتری ہیں کہ افتراء کرتے جاتے ہیں

ف خواجہ صاحب نام بتائیں ۔

اگر مالاباری خط کے مفتریات کا بانی میاں مریم عیسیٰ نہیں ہے۔ تو کیوں اس کے مالابار پہنچنے سے پہلے اس قسم کے افتراؤں کی خبر نہیں آتی تھی۔ حالانکہ احمد مالاباری کو اس سے پہلے بھی مولوی محمد علی سے تعلق تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب کے مقابلہ میں افتراؤں سے یہ لوگ اپنا کام چلانے ہیں۔ اور مولوی محمد علی نے بھی یہ افترا "کہ مریدین میاں صاحب فی الواقعہ میاں صاحب کو مامور من اللہ مانتے ہیں" اسی غرض سے بنایا ہے۔ اور اس کی وجہ میاں صاحب کی عداوت اور حسد ہے۔ جو ان لوگوں کو تباہ کر رہا ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب اس کا ثبوت واقعی پیش کریں۔

خاکسار فضل الدین وکیل۔

بمبئی کے دلچسپ تبلیغی حالات

(۱۲)

مرزا داؤد شیرازی سے ملاقات۔

مرزا داؤد شیرازی جو کہ ایران سے تازہ وارد بمبئی ہوئے ہیں۔ مذہباً عیسائی ہیں۔ ہندوستان آنے کی غرض دیگر مذاہب کی تحقیقات اور واقفیت ہے۔ میں ان سے ملنے کی خواہش رکھتا تھا اور ان کو بھی خواہش تھی کہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق واقفیت حاصل کریں۔ چنانچہ ایک صاحب مسٹر ڈیوڈ کے ذریعہ ان سے ملاقات ہوئی۔ زبان فارسی میں ان کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ مینے ان سے حیات مسیح وغیرہ کے متعلق کچھ باتیں پوچھیں۔ ابتداءً شیرازی صاحب نے جواب دینے کی کوشش کی۔ لیکن آخر کو لاجواب ہو کر انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے فیض لینے کے لئے آئے ہیں۔ آپ مجھے کچھ سنائیں۔ مینے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور آپ کے دعاوی و دلائل کو زبان فارسی میں سمجھایا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا کہ آپ مجھے حضرت احمدؑ کی کتابیں جو فارسی زبان میں ہوں۔ قیمتاً دیں میں ان کا مطالعہ کروں گا۔ اور ایران بھیجوں گا۔ مینے ان کو قادیان کے کتب فروشوں کا پتہ لکھ کر دیدیا کہ ان سے منگوالیں۔

مسٹر ڈیوڈ صاحب سے گفتگو۔

مسٹر ڈیوڈ صاحب کا مولد بھی شیرازی ہے۔ لیکن نسلاً اور مذہباً یہودی تھے اب عرصہ سے بمبئی میں بستے ہیں۔ اور عیسائی ہیں۔ مسٹر ڈیوڈ صاحب بھی بہت فصیح فارسی بولتے ہیں سلسلہ اسحاق اور سلسلہ اسمٰعیل اور مسئلہ نجات پر تقریباً دو گھنٹہ تک زبان فارسی میں ان سے مباحثہ رہا آخر میں ان کو بھی لاجواب ہونا پڑا۔ اور انہوں نے صاف اقرار کیا کہ میری تمام باتوں کو آپ نے رد کر دیا۔ اور یہ سچ ہے کہ ذریعہ نجات سلسلہ اسحٰق سے مخصوص نہیں۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے ہیں کہ بائبل میں تحریف ہوئی ہے اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے ہم اتوار کو آئینگے ہمیں امید تھی کہ اتوار کے روز آئینگے۔ اور زبان فارسی میں مباحثہ ہوگا۔ لیکن نہ آئے۔ اور انہوں نے ایک عیسائی کی معرفت یہ اطلاع دی کہ کسی ضرورت سے پونہ جاتے ہیں۔ پونہ سے واپس آکر پھر مجھ سے ملے۔ لیکن پھر مباحثہ کا نام نہ لیا۔ بلکہ کہنے لگے۔ پونہ میں میں آپ کے سلسلہ کی تبلیغ کر آیا ہوں۔ وہاں ایک فاضل یہودی ہے جو کہ بابی مذہب اختیار کرنے لگا تھا۔ مینے اسکو حضرت احمدؑ قادیانی کے دعاوی سے مطلع کیا ہے۔ اور آپ کا پتہ دے آیا ہوں۔ آپ بھی اس سے خط و کتابت کریں اور ایران وغیرہ سے جو یہودی بمبئی میں آتا ہے۔ مجھ سے ضرور ملتا ہے۔ میں ہر ایک سے آپ کے سلسلہ کا تذکرہ کرونگا۔ اور آپ سے ملاقات کراؤں گا۔

سہراب جی خورشید جی پارسی کو تبلیغ۔

بمبئی کے فارسی عموماً اپنی مذہبی زبان فارسی کو بھلا چکے ہیں۔ لیکن زمانہ کی بیداری نے اب ان کے اندر بھی احساس پیدا کر دیا ہے کہ پھر اپنی مذہبی زبان کو حاصل کریں ایک پارسی مذکورہ بالا نام کا ہمارے پاس آیا۔ جو کہ فارسی اچھی بولتا تھا۔ گوشت خوری کے مسئلہ پر بہت دیر تک اس نے باتیں کیں۔ آخر کو ساکت ہو گیا۔ پھر مینے آخری زمانہ کے موعود مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور دلائل سے اسکو مطلع کیا۔ گجراتی اور انگریزی کی چند کتابیں پڑھنے کے لئے لے گیا ہے۔

یہودیوں کی بیقراری

ہمارے احمدیہ ہال کے پہلو بہ پہلو یہودیوں کا کنشن عرصہ سے کھلا ہے یہاں جگہ عبادت اور تورات کی تلاوت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ ان دنوں جا بجا یہ لوگ اپنے موعود مسیح کے لئے نہایت بیچین ہیں اور ہر ایک سبت کی شب کو جمع ہوتے ہیں۔ اور ساری رات بلند آواز سے ملکر تورات وغیرہ پڑھتے ہیں پھر سبت کی شام کو نماز پڑھتے ہیں اور پر شور دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے بعد سب کے سب باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تا کہ ایلیاہ کو آسمان پر سے اُترتا ہوا دیکھیں۔ اور صرف یہی نہیں۔ چونکہ موسم برسات ہے۔ اسلئے تقریباً بجلی کی ہر ایک چمک اور رعد کی ہر ایک کڑک انکو بے چین کرتی ہے شاید بجلی کی چمک میں ان کی امید چمک اُٹھتی ہے۔ اور ابر کی گھڑگھڑاہٹ میں ایلیاہ کے رتھ کی آواز سنتے ہیں۔ اور طوفان کا شور ان کو استقبال کے لئے بلاتا ہے اسلئے یہ لوگ بار بار باہر آتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ شاید اس دھوم دھام کے ساتھ بادلوں پر ایلیاہ آ رہا ہے۔ مگر ہیہات! ہمیشہ ان کی اُمیدوں پر پانی پڑ جاتا ہے۔ اور مایوس ہو کر اندر آ جاتے ہیں جب انکی بیقراریوں اور آہ و زاریوں پر ترس کھا کر کہا جاتا ہے کہ آنیوالا آ گیا ہے۔ ہمنے اسکو پہچانا اور مانا۔ تو تمہیں بھی پتہ بتا دیں تو کہتے ہیں یہ نہیں۔ وہ آئیگا اور جلد آئیگا۔ کاش کہ مسلمان اس قوم کی حالت سے عبرت حاصل کرتے۔ میرے بس میں ہوتا تو کم از کم میں سیالکوٹی۔ امرتسری۔ بٹالوی اور مونگھیری مکذبین کو یہ قابل عبرت نظارہ دکھاتا اور پوچھتا کہ بتاؤ تم میں اور انمیں کیا فرق ہے۔ اگر کچھ فرق ہے تو صرف اسی قدر کہ یہ لوگ تم سے زیادہ راسخ الاعتقاد ہیں۔ ان جیسی راسخ الاعتقادی حاصل کرنے کیلئے ابھی تمہیں بہت سی صدیاں گذارنی ہیں۔ لیکن اگر ان جیسی راسخ الاعتقادی اختیار بھی کرو گے تو بھی کسی کو آسمان سے فرشتوں کے پروں پر آتے ہوئے نہیں دیکھو گے کیونکہ آنیوالا آ گیا اور اُسنے تم جیسوں کے لئے کہدیا ہے

سر کو پیٹو آسمان اب کوئی آتا نہیں ۔ عمر دنیا سے بھی اب ہے آ گیا ہفتم ہزار

(اسمٰعیل عمر از بمبئی)

سرحدی شورش

افغان ڈیلیگیٹوں کا تحریری جواب

شملہ یکم اگست۔ ہمعصر سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار ایسوسی ایٹیڈ پریس کے ساتھ انتظام کرکے راولپنڈی سے ۳۱ جولائی کو تار دیتا ہے کہ صلح کانفرنس کے افتتاح کے موقعہ پر سر ہیملٹن گرانٹ نے جو تقریر کی تھی۔ اس کے جواب میں سردار علی احمد خان کا تحریری بیان حسب ذیل ہے:۔

میرے دوست اور دوستو! میں اپنی طرف سے اور افغان گورنمنٹ کی طرف سے اس بات پر خوشی ظاہر کرتا ہوں کہ ہم آج گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ افغانستان کے درمیان صلح کرانے کے شریفانہ ارادے سے یہاں جمع ہوئے ہیں جو دونوں ممالک کے حق میں باعزت ہوگی۔ میں تمام دوستی کے جذبہ کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ عظیم الشان خودمختار گورنمنٹ افغانستان کے کئی سال تک برٹش گورنمنٹ کے ساتھ نہایت دوستانہ تعلقات رہ چکے ہیں۔ یہ سلطنت برٹش گورنمنٹ اور اس کے دشمنوں کے درمیان ایک آہنی دیوار کی طرح حائل تھی۔ برٹش گورنمنٹ اس امداد کی وجہ سے ہندوستان پر بغیر کسی تکلیف کے حکومت کرنے کے قابل ہوئی ہے۔ اور اسے اپنے ایشیائی دشمنوں سے کوئی خوف نہ تھا۔ کیونکہ جب تک کہ افغانوں کو پورے طور پر تباہ کیا جاتے۔ ہندوستان میں برٹش حکومت کے پرامن انتظام سلطنت میں کوئی شے مداخلت نہیں کر سکتی تھی۔ مزید براں برٹش گورنمنٹ اپنے آپ کو افغان گورنمنٹ کی مددگار تصور کرتی تھی۔ افغان گورنمنٹ اپنی جانب سے اپنی دوستی پر بڑی مضبوطی سے قائم تھی اور اس نے کبھی اس دوستی کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اور نہ ہی خصوصاً مرحوم امیر ضیاء الملت والدین کی حکومت کے آغاز سے لیکر مرحوم ہز مجسٹی سراج الملت والدین کے قتل تک اس نے کبھی اس کے خلاف کوئی کام کیا ہے۔

افغانوں کا قبائل کے متعلق دعوے

باوجود اس قدیم اتحاد کے برٹش گورنمنٹ نے اس دوستی کو ترقی دینے یا بعض نقائص کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ بخلاف اس کے ان کا قبائل کو افغانستان میں شامل کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کرنا باوجودیکہ ان کے درمیان قریبی قبائلی تعلقات موجود ہیں۔ افغانوں کے نزدیک قابل اعتراض تھا۔ اگر ان قبائل کو افغانستان کے ماتحت کر دیا جاتا۔ تو اس سے برٹش گورنمنٹ کو کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ وہ اس غیر محدود تکلیف اور خرچ سے جو برٹش گورنمنٹ کو اس عرصہ کے دوران میں برداشت کرنی پڑی ہے۔ بچ جاتی۔ اس کا نتیجہ برٹش گورنمنٹ کے حق میں بھاری نقصان ہوا ہے۔ اگر برٹش گورنمنٹ اس سوال پر مناسب طور پر اور احتیاط سے غور کرے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اگر یہ علاقے افغان گورنمنٹ کے ماتحت ہوتے۔ تو اس قسم کی لڑائیاں اور تکالیف کبھی وقوع نہ ہوتیں۔ نہ ہی برٹش گورنمنٹ کو جان ومال کا اسقدر نقصان برداشت کرنا پڑتا۔ تاہم چونکہ افغان گورنمنٹ برٹش گورنمنٹ کو اسلامی اقوام کی معاون اور مددگار سمجھتی تھی۔ اس لئے اس نے عنان صبر وبردباری کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ لیکن برٹش گورنمنٹ کی طرف سے افغانستان کو اپنی توقعات میں مایوسی ہوئی۔ اور وہ بے بس ہو گئے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس بات پر مایوسی ہوئی کہ ایک عظیم الشان سلطنت کا جو اپنے آپ کو اسلام اور افغانستان کا دوست سمجھتی ہے۔ ایسی باتوں سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔

آزادی کی روشنی

ہر ایک فرد بشر کے دماغ میں خود مختاری اور آزادی کی روشنی چل رہی ہے۔ اور دنیا کی سیاسیات نے ایک نئی صورت اختیار کر لی ہے۔ افغانستان کی گورنمنٹ میں بدرجہ انتہائی اور خود مختاری کی یہی سپرٹ موجود ہے۔ جو دنیا کے ہر ایک فرد بشر کے دل میں موجود ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو ویسی ہی خود مختار گورنمنٹ سمجھتی ہے جیسی کہ دنیا کی کوئی اور طاقت ہے۔ جب تک کہ افغانستان کا ایک فرد بشر بھی زندہ ہے۔ افغان لوگ اپنے اس عزم مصمم کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بعد تقریر کنندہ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جسطرح کہ برٹش گورنمنٹ گذشتہ کئی سال سے افغان گورنمنٹ کی دوست رہی ہے ٹھیک اسی طرح افغانستان کی عظیم الشان گورنمنٹ برٹش گورنمنٹ کی دوست تھی۔ جس نے کہ افغانستان کی دوستی سے بیشمار اخلاقی اور مالی فائدے حاصل کئے ہیں اور یہ برٹش گورنمنٹ اور دنیا کی دیگر سلطنتوں کو اچھی طرح معلوم ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ دونوں ان ناگوار واقعات کا جنھوں نے دوستی اور اتحاد میں رخنہ اندازی کی ہے۔ خاتمہ کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اس امر کو یقینی بنانے کے متعلق ہر ایک کوشش کرینگے کہ باہمی دوستی کے تعلقات از سر نو ایسے مضبوط ہو جائیں کہ یہ دوستی پیشتر کی نسبت زیادہ مضبوط ہو جائے اور یہ دونوں گورنمنٹوں کے لئے باعزت ہو۔

جنگ کے بواعث

پہلے اجلاس پر چیف برٹش قائم مقام نے اس جنگ کو شاید بعض واقعات کے غیر متوقع ہونے کی وجہ سے ایک بیوقوفانہ اور نامعقول جنگ بتلایا تھا۔ اور کہا تھا کہ ان بواعث کا علم نہیں جنکی وجہ سے گورنمنٹ میں انقلاب پیدا ہوا اور یہ صورت معاملات رونما ہوئی۔ اگر چیف برٹش قائم مقام کو تمام حالات سے آگاہی ہوتی۔ تو وہ جنگ کی وجہ ان بواعث کو نہ بتلاتے جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سرحد کے دونوں طرف کے کوتہ اندیش افسران کی غلط فہمیاں قرار دیتے۔ اور اس صورت میں وہ افغان گورنمنٹ اور امیر کو اس کے لئے کبھی ذمہ دار قرار نہ دیتے۔ سردار نے مزید براں کہا کہ اس بارے میں اپنے نوجوان بادشاہ امیر امان اللہ کے عہد حکومت کے آغاز سے شروع کے تمام واقعات کا ذکر کرونگا۔ اسوقت بغیر کسی شک کے صلح کرنا ممکن ہو جائیگا۔ اور دونوں فریق کی یہی دوستی قابل یادگار اور دائمی ہوگی۔ خداوند کریم ایک سلطنت کا تاج اس سر پر رکھتا ہے۔ جسے وہ اس کے نہایت قابل سمجھتا ہے خداوند کریم کے فضل وکرم سے افغانستان کا تاج امیر امان اللہ خان کے سر پر رکھا گیا ہے۔ اپنی حکومت کے آغاز میں ہز مجسٹی نے برٹش گورنمنٹ کے نام ایک دوستانہ خط میں اپنے والد کے قتل اور اپنی تخت نشینی کی خبر دی تھی۔ اور آیندہ اپنی سلطنت کی خودمختاری۔ آزادی اور دوستانہ رویہ کا

یقین دلایا تھا۔ اس خط کا جواب ۴۴ دن کے بعد موصول ہوا۔ اور اس میں ان خیالات کی مناسب طور پر قدر نہیں کی گئی تھی۔ جو خط میں لکھے گئے تھے۔ برٹش گورنمنٹ نے وہ لحاظ نہیں کیا کہ جس کی کہ افغان گورنمنٹ ان دوستانہ خدمات کی وجہ سے مستحق تھی جو اُس نے غیر جانبدار رہ کر برٹش گورنمنٹ کی سرانجام دی تھیں۔ بلکہ اس معاملہ پر خاموشی رہی۔ نہ ہی افغان گورنمنٹ کو اس تجویز کے متعلق کہ افغانستان کی طرف سے بھی ڈیلی گیٹ صلح کانفرنس میں شامل ہوتے یا نہیں۔ کوئی جواب موصول ہوا۔ مزید براں وہ ہمیں مظہر ہیں کہ برٹش گورنمنٹ کے مارشل لا جاری کرنے اور بعض نئے قوانین کی وجہ سے سرحد پشاور پر فسادات ہوئے تھے۔ ان واقعات نے افغانستان کے لوگوں کو جنہیں امیر مرحوم نے عارضی طور پر خاموش رکھا ہوا تھا بھڑکا دیا۔ اور انہیں وہی خیالات زیادہ زور کے ساتھ موجزن ہو گئے۔ اسوقت اندیشہ تھا کہ شاید ان فسادات کا افغان سرحد پر بھی اثر ہو۔

لڑائی کا آغاز

چونکہ یہ امیر کی حکومت کا آغاز تھا۔ اسلئے افغان سرحد کی حفاظت کے لئے بعض کارروائیاں کرنا ضروری خیال کیا گیا۔ اور فوجیں سرحد پر مختلف مقامات پر تعینات کی گئے۔ جو دستہ مشرقی سرحد کو بھیجا گیا تھا۔ وہ منزل مقصود پر پہونچ گیا۔ اور وہ سرحد کا معائنہ کرنے کے لئے ضلع میں دورہ کر رہا تھا۔ اس سے برٹش افواج کو اندیشہ پیدا ہوا۔ اور دونوں طرف کی غلط فہمیوں کی وجہ سے جنگ شروع ہو گئی۔ انہوں نے توپ خانے سے ہم پر گولہ باری کی۔ اور ہوائی جہازوں نے ہماری افواج پر جن کے پاس کوئی ہوائی جہاز نہ تھے۔ اور جلال آباد میں جہاں امیر مرحوم مدفون ہیں۔ غیر محفوظ عمارتوں پر بم گرائے۔ مرحوم امیر برٹش گورنمنٹ کے ایک وفادار معاون تھے۔ اور اپنے ۱۸ سالہ عہد حکومت میں انہوں نے خصوصاً جنگ یورپ کے چار یا پانچ سال کے عرصہ میں برٹش گورنمنٹ کے ساتھ روز افزوں دوستی کو برقرار رکھا۔ آپ نے باوجود بھاری معاوضہ کے اور باوجود زبردست غیر ملکی اثر کے ایسے طریق پر اپنی غیر جانبداری ظاہر کی کہ جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ برٹش گورنمنٹ اس سے انکار نہیں کر سکتی۔ جب باشندگان افغانستان نے ان افعال کے متعلق سنا تو انہیں جوش آگیا۔ اور وہ سرحد کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب امیر نے اس صورت معاملات کو دیکھا۔ اور یہ بھی دیکھا کہ برٹش گورنمنٹ اسے غلط فہمی پر مبنی سمجھنے کی بجائے اسے بالارادہ خیال کرتی ہے۔ اور اس نے اپنی افواج آگے بھیجی ہیں تو اس نے کابل میں جہاد کا اعلان کرنا ضروری خیال کیا۔ مسٹر بے فارن سکرٹری نے افغان سفیر (سردار عبد الرحمن خان) کی معرفت ہز مجسٹی امیر سے صلح کی خواہش ظاہر کی تھی۔ باوجود ان تمام باتوں کے جو واقع ہو چکی تھیں۔ امیر نے اپنا دوستانہ رویہ برقرار رکھا۔ اور اس تجویز کو منظور کر لیا۔

امیر صاحب کی دانش

امیر صاحب کابل کی بے عدیل دانشمندی نے عارضی طور پر افغان اقوام میں عام حیرت کو روک دیا۔ اور انہوں نے برٹش گورنمنٹ آرمسٹس (متارکہ) کے احکام پہنچائے ہیں۔ منصفانہ خیالات سے معلوم ہو جائیگا کہ کونسی گورنمنٹ نے پہلے امن کی تجاویز پیش کیں تاہم اس کی کیا پرواہ ہے کہ پہلے امن کی تجاویز افغان گورنمنٹ نے برٹش گورنمنٹ سے پیش کئے۔ میری رائے میں اور میرے رفیقوں کی رائے میں جس گورنمنٹ نے بھی پہلے تجاویز امن پیش کیں۔ اس نے اچھا کام کیا۔ اور ہر ایک منصف مزاج اور ہمدرد بنی نوع اس کی تعریف کریگا۔ دونوں فریقوں پر لازم ہے کہ اب نہایت احتیاط سے غور کریں تاکہ واقعات صحیح اسباب سے منسوب کئے جائیں اور موجودہ صورت معاملات کی اصلاح ہو جائے کہ جس سے دونوں گورنمنٹ کو اسوقت اور آیندہ بھی فائدہ حاصل ہو گا یہ امر گورنمنٹ ہند کے نمائندوں سے بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ قدیم زمانہ سے اقوام کے درمیان فساد اور خونریزی چلی آتی ہے۔ اور اس کے دو اسباب ہیں اول مسئلہ عقیدہ اور مذہب کا ہے۔ جس کا مقصد حق کا قائم کرنا اور ناحق کا استیصال کرنا ہے۔ یعنی ایک فریق اپنے مذہب کو برحق سمجھتا ہے۔ اور اپنے مذہب کے اثر میں آکر دوسرے مذہب کو برباد کرنا چاہتا ہے اور اس جگہ اپنا پھیلانا چاہتا ہے۔ دوم یہ کہ دنیاوی اغراض اور ذاتی بچاؤ کے خیالات نے پولیٹیکل اصولوں کو داخل کر دیا ہے کہ جنہیں اکثر مذہبی لباس پہنایا جاتا ہے۔ اور جن کی وجہ سے خون کے دریا بہا دئے جاتے ہیں۔

کشمکش کا خلاصہ مطلب

تہذیب کے اس زمانہ میں مادی اغراض کے متعلق اختلافات اور جھگڑوں کو مذہبی رنگ نہیں دیا جاتا۔ جب تک کہ مذہب کو در حقیقت صدمہ نہ پہونچے یا جب تک کہ برملا اس کو صدمہ نہ پہنچایا جائے۔ ایک طرف خواہش ہے کہ مقبوضات حاصل کئے جائیں۔ اور سلطنت وسیع کی جائے۔ اخلاقی اور مادی فوائد کے دوش بدوش۔ اور دوسری طرف آزادی کا اصرار جو کہ انسانی زندگی کا خلاصہ ہے۔ دنیا کی کشمکش اور جدوجہد کے درمیان جبکہ ایک قوم دوسری قوم کے ماتحت ہو جاتی ہے۔ یہ یا تو حاکم قوم میں جذب ہو جاتی ہے جیسے کہ ایران اور ترکستان یا دیگر ممالک کی حالت ہے کہ جنہیں پہلے پہل اسلام نے فتح کیا تھا۔ یا یہ قوم روئے زمین سے نابود ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ ہندوستان اور امریکہ کے اصلی باشندوں کا حال ہوا ہے۔ یا یہ کہ اس حالت میں بھی اپنے خیالات ظاہر کرتی چلی جاتی ہے جیسے کہ فی الحال مراکش ہندوستان اور مصر کی حالت ہے۔ ساتھ ہی آپ تسلیم کرینگے کہ امن کی خواہش ایک قدرتی خواہش ہے۔ اور دنیا کے دانشمند مدبروں نے آزادی کے خیال کو برا نہیں کہا ورنہ برٹش گورنمنٹ غلامی کے مسئلہ میں اسقدر قربانیاں روا نہ رکھتی آئرلینڈ۔ مصر اور ہندوستان میں حال کی مشکلات کا حوالہ دینے کے بعد سردار نے کہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جبکہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا اس حالت میں ہے افغانستان کہ جس نے اپنی آزادی اتنی مدت مدید تک قائم رکھی ہے اور اس نے آزادی کے خیالات کی پرورش کی ہے اشتعال کی حالت میں رہا ہے۔ جبکہ ہر پہلو میں بین الاقوام تعلقات وسیع ہو رہے ہیں۔ اور دنیا میں انقلاب پھیل رہے ہے۔ کس طرح افغانستان اپنی چار دیواری میں اپنی محدود آزادی کے اندر صبر سے بیٹھ سکتا ہے؟ افغانستان میں یہ آزادی کی خواہش پچاس سال گذرے ہیں۔ ظہور میں آئی۔ افغانستان کی رعایا اپنے خیالات کو بوجہ اپنے حکمرانوں کی طاقت کے کھلم کھلا بیان نہیں کر سکتی۔ اگر آپ دریافت کریں

کہ کس وجہ سے دو دستوں کا میلان دفعتاً مخالفانہ ہو گیا ہے تو میں آپکو بتلا دونگا - دنیا میں جو حالات اس وقت پھیلے ہوئے ہیں - انکو دھیان میں لاکے - اٹلی نے طرابلس کو کچل ڈالا - اور اس ملک کے مسلمانوں پر بہت ظلم کرتا ہے - بلگیریا بھی اس بارہ میں بہت پیچھے نہ رہا - اور دوسری بڑی یورپین سلطنتیں انکے پیچھے چل پڑیں - جبکہ عظیم یورپین جنگ چھڑ گئی - تو مسلمان اسے دیکھ کر نہایت غمگین ہوئے - اور تعجب کرنے لگے کہ کیوں یہ مہذب قومیں خونریزی پر اُتر آئی ہیں ۔

ٹرکی سے جنگ اس کے بعد گریٹ برٹن اور ٹرکی کے مابین جنگ شروع ہو گئی - خواہ ٹرکی راستی پر تھی یا غلطی پر - دنیا کے تمام مسلمانوں کے قلوب قدرتاً ٹرکی کی طرف مائل ہو گئے - اہل یورپ کے ٹرکی سے جنگ کرنے کی خبر تمام سرحدی کوہستانوں پر پھیل گئی - جو افغانوں کے دلوں کو متاثر کرنے سے قاصر نہ رہی - اگر امیر حبیب اللہ خان مرحوم کے قتل سے پیشتر جنگ یورپ اختتام پذیر ہو جاتی تو عارضی بدامنی مثل موجودہ جنگ کے ہرگز وقوع میں نہ آتی - نہ تو خونریزی ہوتی - اور نہ ہر دو گورنمنٹوں کی دوستی میں فرق آتا - افغانوں کے جذبات کو عرصہ دراز تک دبایا جاتا رہا - مگر جب خود ہندوستانیوں کی آوازیں بھی بلند ہوئیں - تو افغان ہمیشہ اپنے ہندوستانی بھائیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے چلے آئے ہیں - اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے - ہز میجسٹی امیر نے گو بظاہر اپنی رعایا سے جو بہت بڑی طاقت رکھتی ہے - اتفاق کیا - مگر در پردہ حکمت عملی سے اسے ساکت و پرسکون رکھنے کی سعی کی - یہ اپنے ملک میں اصلاحات مروج کرنا چاہتا تھا مگر ہر دو فریق کے افسران سے جیسا کہ قبل ازیں ظاہر کیا جا چکا ہے غلطی سرزد ہوئی - جس سے موجودہ غیر متوقع کوائف بروئے کار آئے - جو عارضی رکاوٹ امیر نے افغان قبائل پر عائد کی ہیں - اس کا تمام ہونا قبائل مذکور کی قومی آرزوؤں کے برلانے کے وعدہ پر ہے تا وقتیکہ ہماری قوم کی آرزو مناسب طور سے پوری نہ ہو - قبائل مذکور کو روکے رکھنا غیر ممکن ہے برٹش گورنمنٹ کی نیک طینتی کو اچھی طرح جانتے - اور یہ توقع کرتے ہوئے کہ آپ کی رعایا جنگی دباؤ سے آزاد ہو سکیگی - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جنگ افغانستان کو ختم کر دینا ہر دو گورنمنٹوں کے دوستانہ تعلقات کی ایسی تجدید جو بفضلہ عرصہ دراز تک اور مستقل طور پر قائم رہے - آپ کو یہ قدرت نہیں ہے - یوں موجودہ جنگ سے برٹش گورنمنٹ کی مخلصی ہو جائے گی - اور اگر جنگ کے لئے آدمی اور روپیہ بہم پہنچانے کے لئے پریشان نہ ہونا پڑیگا - حالات موجودہ اور نیز آئندہ کے انقلاب واقعات کے لحاظ سے فریقین کے دوستانہ رویہ کا نتیجہ اخلاقی اور مادی ترقی ہوگا - اور ایسے شرکا و حصہ داروں کے طور پر جو دوش بدوش کھڑے ہوں - مشرق میں پولیٹکل رفعت و تفوق حاصل کرینگے - اور مادی فواید سے بہرہ ور ہونے کے علاوہ ان کی اپنی مدافعت کی طاقت بھی یقینی ہو جائیگی - فریقین کے لئے ایک موجب تشویش مسئلہ سرحدی قبایل کا ہے - چونکہ وہ ہماری ہی قوم سے ہیں - اس لئے وہ بھی ہماری طرح افغان کہلاتے ہیں - برٹش قلمرو میں ان کے چھاپوں کو ہماری گورنمنٹ کی سازش سے منسوب کیا جاتا ہے - اور یہ امر دونوں گورنمنٹوں کی تشویش اور ان کی دوستی میں خلل اندازی کا باعث ہے اور بظاہر ایسا ہی رہیگا - پس اس روز دونوں گورنمنٹوں کی دوستی کے خیال سے اس مسئلہ کا حل بغایت ضروری ہے - مجھے امید ہے کہ ہر دو گورنمنٹوں کے ڈیلیگیٹ ادھر توجہ مبذول کرینگے - تب ہر دو گورنمنٹوں کے سپاہی جو اس وقت ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں ایک دوسرے سے دوستی کا ہاتھ ملائینگے اور مصافحہ کرینگے ۔

صیغہ اُمورِ عامہ کے اعلان

(۱)

دفتر امور عامہ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام سے واقف لوگوں کو ملازمت مل سکتی ہے - جو صاحب ان کاموں سے واقف ہوں - وہ بہت جلد ۲۵ر اگست تک اپنی اپنی درخواستیں دفتر امور عامہ قادیان میں بھیجدیں ۔

(۱) ٹائپسٹ کلرک - ابتدائی تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار ایک آدمی کی ضرورت ہے - منصوری کے لئے

(۲) مستری - سوڈا واٹر کی مشین کے لئے ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے - چھاؤنی نوشہرہ کے لئے -

(۳) لیمپ جلانیوالے - ۵ آدمی مطلوب ہیں - جنکی تنخواہ ۸ ماہوار تک ہو سکتی ہے - زیادہ کام کرے تو اس سے زیادہ بھی - چھاؤنی نوشہرہ کے لئے -

(۴) ایک ڈاکٹر متعینہ چھاؤنی پشاور ایک احمدی کوبخ کا ملازم رکھنا چاہتے ہیں - دیانتدار ہو - روٹی پکانے کے کام سے بھی واقف ہو - تنخواہ دس روپیہ ماہوار اور کھانا

(۲)

دفتر امور عامہ کے لئے ایک ایسے انڈر گریجوایٹ کلرک کی ضرورت ہے - جو انگریزی میں ڈرافٹ تیار کر سکتا ہو - اور ٹائپ کا کام بخوبی جانتا ہو - آفس کے کام میں مہارت رکھتا ہو - کسی سرکاری آفس میں کام کرنیوالے کو ترجیح دی جاویگی - قادیان کے رہائش کے خواہشمندوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹوں کے بہت جلد ۱۵ - اگست تک دفتر امور عامہ میں بھیجدیں - تنخواہ کا فیصلہ بعد پسندیدگی و ملاحظہ سارٹیفکیٹ بعد میں طے کیا جاویگا ۔

(۳)

مندرجہ ذیل رشتہ و ناطوں کیلئے دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کیجاوے

(۱) ایک معزز زمیندار جنکی آمد سالانہ تقریباً ۸ ہزار روپیہ سالانہ ہے - دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - لڑکی زمیندار قوم سے ہو - کاروبار سے واقف عمر ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہو - ضلع سیالکوٹ - گورداسپور - لاہور - گجرات - گجرانوالہ - لائلپور کے باشندہ ہوں -

(۲) ایک معزز زمیندار اپنی لڑکی کی شادی ضلع سیالکوٹ - گجرات و گجرانوالہ میں زمیندار قوم کے لڑکے سے کرنی چاہتے ہیں - اس رشتہ کے لئے معزز زمیندار جس کی آمد زمیندارہ معقول ہو درخواست کریں ۔ (۳) ایک لڑکی نوجوان صالح انگریزی

اشتہارات

شایع ہوگئی

احمدی حمائل تفسیر مترجم

جس کا ترجمہ باوجود تحت اللفظ ہونیکے بامحاورہ بھی ہے ہر لفظ کا ترجمہ اسکے نیچے ہے ایک مبتدی بغیر استاد کے بآسانی ترجمہ قرآن کریم پڑھ سمجھ سکتا ہے۔ مستند علمائے سلسلہ کا مصدقہ اور ترمیم شدہ ہے جو ہر طرح سے قابل وثوق ہے ہر آیت کے ساتھ دوسری متعلقہ آیات کو جمع کیا گیا ہے۔ جو ایک دوسری کی تفسیر کا کام دیتی ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کے حوالجات ہر آیت کے ساتھ مع صفحات دئیے ہیں۔ جنکی تفسیر حضرت صاحب نے اپنی کتب میں فرمائی ہے۔ مضامین قرآنی کی نہایت لطیف فہرست حسب امور بڑی محنت اور جانفشانی سے مرتب کئے گئے ہیں۔ معیار تفسیر صحیح وطرق تلاوت فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضہ و حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ۔ فہرست مقطعات مع معانی۔ غرضیکہ یہ حمائل شریف اپنی بےنظیر خصوصیات کی وجہ سے ہر احمدی کے پاس ہونی ازبس ضروری ہے۔ تقریباً تمام سابقہ خریداروں کے پاس جاچکی ہے باقی احباب جلد منگوالیں۔ قیمت عام للعہ۔ مجلد اعلیٰ وسنہری ۶ر۔ مجلد اعلیٰ وسنہری مع سفید اوراق جو ہر صفحے کے بعد برائے نوٹ وغیرہ لگائے گئے ہیں ۶ر۔ ولایتی کاغذ پر جلد اعلیٰ ۸ر اسمیں تھوڑی تعداد کی گنجائش ہے ✢

رعایت بقر عید تک

صرف خریداران حمائل کو مندرجہ ذیل کتب نصف قیمت پر دیجائینگی۔ بشرطیکہ فرمائش دو روپیہ سے کم نہ ہو ✢

تصانیف حضرت مسیح موعود		متفرق			
اٹھے وقت کی دعا ۱ر اکیلے وقت کی دعا ۱ر الیس اللہ بکاف عبدہ رنگین کاغذ ۱ر دُرِّ مکنون ۴ر	پیغام امام ۳ر لا الٰہ الا اللہ ۳ر لیکچر سیالکوٹ ۲ر آخری لیکچر ۱ر اسلامی اصول کی فلاسفی خطبہ عید الفطر ۱ر	النبوۃ فی القرآن ۶ر زندہ مذہب ۲ر تردید کلمہ فضل رحمانی ۱ر پارہ اول ۱ر صداقت اسلام ۱ر شہادت لیکھرام آتھم نیز فی سینکڑہ ۸ر	بابا نانک کے مسلمان ہونے پر دلائل فی سینکڑہ ۸ر مسلمانوں کی حالت زار پر نظم حضرت مسیح موعود فی سینکڑہ ۱۲ر سرمہ چشم آریہ جو سال بھر سے ختم تھا	یہ بڑے پرانے چھاپے کی چند جلدیں میسر آئی ہیں اصل قیمت ۱۲ر مگر خریداران حمائل شریف سے ۱۰ر	ان کتابوں پر کوئی رعایت نہیں ہوگی۔ چیلنج دربارہ امام الزمان اب بار پنجم ولایتی کاغذ پر نہایت آب و تاب سے پہلے سے ڈیڑھ گنا میں چھپوایا گیا ہے ۳ر

قاعدہ یسرنا القرآن۔ مکمل ۲ر۔ حصہ اول ۱ر
علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب پتہ ذیل سے طلب کریں

محمد فخر الدین ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح

بوجہ غیر احمدی رشتہ داروں میں شادی ہوجانے کے بندہ تکلیف میں ہے، اپنا دوسرا احمدی خاندان میں نکاح ثانی کا ہے۔ اگر قادیان کے یا دیگر اصحاب تعلقات پیدا کرنا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔ خاکسار موضع دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کا باشندہ ہے۔ عمر ۲۸ سال ہے۔ تنخواہ فیلڈ پر ۱۵۰ کے قریب ملتی ہے۔ رشتہ بیوہ یا کنوارا ہو ✢

شیخ عبد الحمید پوسٹ کلرک بمقام ہرنگ براستہ کوئٹہ ملک بلوچستان

نہایت عمدہ ٹسری مال

بھاگلپور کا نہایت عمدہ ٹسر کا مال۔ پگڑی کی ہر قسم کوٹ اور قمیص کا کپڑا اپنے احباب کے فائدہ کے لئے منگوایا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور شاہ صاحب جس قسم کی سبز پگڑی باندھتے ہیں اس قسم اور دوسرے رنگوں کی بکفایت مہیا کی جاسکتی ہیں جو صاحب جس قسم کی پگڑی یا کوٹ قمیص کا کپڑا منگوانا چاہیں خاکسار کو اطلاع دیں نیز سلسلہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتب مجھ سے منگوائیں ✢

المشتہر۔ محمد عادل بھاگلپوری قادیان ضلع گورداسپور

رفیق حیات

مایوس العلاج مریضوں کو سچی ہمدردی اور دیانتداری کے ساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ علمی۔ طبی۔ اخلاقی علوم پر بحث کرنیوالا واحد ماہواری رسالہ ہے جو ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو قادیان سے شائع ہوتا ہے اطبا کو خصوصاً اور دوسرے اصحاب کو عموماً اس رسالہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دو روپیہ ہے نمونہ کیلئے ۲ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ✢

ملنے کا پتہ:۔ رفیق حیات قادیان پنجاب

۱۴ قسم کے مقطعات

بہت سے دوستوں کی خواہش پر دلوں کو اور گھروں کو مزین کرنے کے لئے بڑے کاغذ پر قطعات خوشخط اور عمدہ قلم سے چھپوائے گئے ہیں۔ ان میں اکثر حصہ تبلیغی مضامین کا ہے۔ حضرت صاحب کے اشعار اور بعض الہامی تحریریں اور دعائیں ہیں تبلیغ کا ایک نیا ذریعہ ہے۔ فی قطعہ ۸ر پورا سٹ ۱۰ر

ملنے کا پتہ:۔ محمد یٰسین تاجر کتب قادیان

سامان ہائے سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا

اپنا کارخانہ

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں تعلق رکھتے ہوں۔ اطلاع دیجاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل چوبی سامان ہنگر تیار رہتا ہے۔

(۱) سنگل ڈیسک	(۷) سائنس الماری
(۲) ڈبول ڈیسک	(۸) ایوارنگ ریک شیلف
(۳) ٹیچر ڈیسک	(۹) میپ ریک
(۴) اسٹول	(۱۰) میپ سٹینڈ
(۵) لیکچر گیلری	(۱۱) بال فریم
(۶) سائنس ٹیبل	(۱۲) فائل باسکٹ

بوقت ضرورت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ

ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ورکس جموں توی

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر منیجر الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شایع ہوا)